ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

شازیہ شاہین
پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، مری
ڈاکٹر محمد حسنین ساحر
پی ایچ ڈی (پاکستانی زبانیں و ادب)، AIOU، اسلام آباد

محمد آصف مرزا کی غزل کا فکری جائزہ

Shazia Shaheen
Punjab School Education Department, Murree
Dr. Muhammad Hassnain Sahir
PhD (Pakistani Languages), AIOU, Islamabad

***Corresponding Author:** Shaziazad78@gmail.com

An Intellectual Review of Muhammad Asif Mirza's Ghazal

Muhammad Asif Mirza (born: 21 May 1950) is a well known Poet and Critic. He is the Editor of an academic and literary magazine "Dastak Murree". Muhammad Asif Mirza's literary life is divided into three dimensions i.e. Poetry, Criticism and Editing. His two poetry collections "Sitara Hy Khak Per" and "Sada Pani Ki" have been published. Muhammad Asif Mirza's primary literary reference is poetry, and his primary creative reference in poetry is the "Ghazal". Muhammad Asif Mirza is a prolific poet. Philosophy, mysticism, social contexts such as social inequality, social indifference and psychological conflict are the main themes of his Ghazal. Apart from this, simplicity, smoothness, meaningfulness, melody and musicality are the special characteristics of his poetry. His Ghazals have diverse themes. In this article, an attempt has been made to analyze his Ghazal in the light of different themes and characteristics.

Key Words: *Muhammad Asif Mirza, Ghazal, Poetry, Intelectual Demensions, Philosophy, Mysticism, Social Context, Musicality, Simplicity, Fluency*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11

ہر دور میں غزل کی ترقی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ معاشرے میں رچ بس جانے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ زندگی کے ساتھ ربط و تعلق نے غزل کو ہمیشہ زندہ رکھا ہے۔ غزل کو اُردو شاعری کی بقا کا ضامن قرار دینا غلط نہیں ہوگا۔ غزل صنفِ سخن ہی نہیں، معیارِ سخن بھی ہے۔ لہٰذا، کسی بھی شاعر کے مقام و مرتبے کا تعین کرنے کے لیے غزل کے پیمانوں پر پرکھنا پڑتا ہے۔ اسی لیے غزل کو اُردو شاعری کی آبرو کہا گیا۔ اس آبرو کے تحفظ کے لیے ہر دور میں شعرا پیش پیش رہے۔ انہی شعرا میں ایک اہم نام محمد آصف مرزا (جنم: 21 مئی 1950ء) کا ہے۔

محمد آصف مرزا کا بنیادی شعری حوالہ غزل ہے۔ اُن کی غزل میں خیالات و افکار کا ایک جہاں آباد ہے۔ وہ شعری روایات کی بنی بنائی ڈگر پر نہیں چلتے بلکہ اُن کے ہاں گزرتی عمر کی رفتار کے ساتھ تجربات و مشاہدات کا آہنگ بھی قابلِ دید ہے۔ اُن کی غزل نے اپنے اندر زندگی کے نئے تقاضوں کے ساتھ نئے شعور کو بھی سمویا ہے جس سے سوچ کے نئے دَر وا ہوتے ہیں، نئے تصورات کے چراغ روشن ہوتے ہیں اور نئے نقطۂ نظر کا آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں زندگی اور ادب کا قافلہ نئی راہوں پر گامزن ہوتا ہے اور غزل نیا روپ اور نیا انداز اپناتی ہے۔ محمد آصف مرزا کی غزل نے ان مراحل کو بخوبی طے کیا ہے۔ محمد آصف مرزا کی غزل کسی ایک دائرے میں مقید نہیں ہے۔ ان کے ہاں خیالات و افکار کا تنوع واضح طور پر مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی شاعر کی شاعری میں فکری تنوع اس کے شعور و ادراک کا غماز ہوتا ہے۔ ایک حقیقی تخلیق کار عصبیت اور یک رنگی کا قائل نہیں ہو سکتا۔ شان الحق حقی اس ضمن میں لکھتے ہیں:

> ” میں تخیل کی کامل آزادی کا قائل ہوں اور کوئی منفرد یا مثالی انداز اپنانے کی بجائے تمثیل کی طرح متنوع انداز اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ایک ہی مخصوص لہجے اور ایک ہی ڈگر کو اپنانے میں مجھے ایک طرح کی آورد یا عصبیت کا گمان ہوتا ہے۔ میں نے الٰہیات سے لے کر معاملات و واردات بلکہ خرافات تک سے پرہیز نہیں کیا، اور طرفگی کو طرزِ خاص کی بھینٹ نہیں چڑھایا، فکر جب تک جواں رہے اور کردار جب تک جامد نہ ہونے پائے، اچھا ہے کہ انسان تازہ تجربات سے بہرور ہوسکے۔“(1)

شاعری ایک مواصلاتی زبان ہے جو اپنے مخاطب کو روحانی اور فکری طور پر مہمیز کرتی ہے اور ایک نئی تشخیص فراہم کر کے مختلف مواقع اور احساسات کو بیان کرتی ہے۔ شاعری ہمیں زندگی کے جوہری حقائق کا ادراک فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف جہات میں سوچنے اور محسوس کرنے کے مواقع بہم کرتی ہے۔ شاعری کے ذریعے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11
ماخذ تحقیقی مجلہ

لوگ اپنے جذبات اور خیالات کا بہترین پیرائے میں اظہار کرتے ہیں۔ شاعری معنوی گہرائیوں اور حقائق کو پیش کرنے کا ذریعہ ہے، جس سے عام زندگی کی حقیقتوں کو بہتر انداز میں سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ محمد آصف مرزا کے ہاں بھی زندگی کی حقیقتوں کے سیاق میں آموز گاری کے شواہد بکثرت موجود ہیں۔ اُن کی انفرادیت کا راز صرف اُن کی شاعری کے حسن اور بیان کی خوبی ہی میں نہیں ہے۔ ان کا اصل کمال یہ ہے کہ وہ زندگی کے حقائق اور انسانی نفسیات کو گہرائی میں جا کر سمجھتے ہیں اور بڑی سادگی سے عام لوگوں کے لیے بیان کر دیتے ہیں۔ وہ دقیقہ سنجی سے دامن بچاتے ہوئے زندگی کے فلسفے کو بڑی سلاست سے بیان کرتے ہیں۔ اُن کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

خاکی ہوں اور میرا اجارا ہے خاک پر
کچھ غم نہیں، جو تو نے اُتارا ہے خاک پر
بھولو نہیں، سمند ہوا کے مسافرو
اُٹھا جو خاک سے، وہ دوبارہ ہے خاک پر (2)

جو زندگی ہے تو پھر خشک و تر بھی آئیں گے
وہ خاکنائے سفر ہے، یہ آبنائے سفر
میں ایک روز عدم سے پرے بھی جانکلا
سفر اک اور ہی درپیش تھا ورائے سفر (3)

ڈاکٹر خلیل الرّحمن اعظمی کے مطابق "جدید غزل کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس غزل پر آپ کسی قسم کا لیبل نہیں لگا سکتے، نہ کسی ایک صفت یا کیفیت کے دائرے میں اس کو مقید کر سکتے ہیں"(4)۔ بالکل اسی طرح محمد آصف مرزا کی غزل پر بھی کسی مخصوص صفت اور کیفیت کا لیبل نہیں لگایا جا سکتا۔ اُن کی غزل فکری لحاظ سے جدید غزل کے معیار پر پوری اترتی ہے۔ اُن کے ہاں باطن اور ظاہر کے درمیان ایک ناقابلِ شکست ربط قائم رہتا ہے جس کی بدولت داخلیت اور خارجیت کا فرق ہی مٹ جاتا ہے۔ وہ جو خارجیت سے حاصل کرتے ہیں، اُسے شدت سے محسوس بھی کرتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11

ماخذ تحقیقی مجلہ

فلسفہ و تصوف اور تخیل کی رنگ آمیزی کے ساتھ موضوعات اور طرزِ بیان کی ندرت محمد آصف مرزا کی غزل کا خاص وصف ہے۔ اُن کی شاعری عامیانہ پن سے پاک ہے۔ یعنی ان کا کلام عام عاشقانہ لہجے اور معاملاتِ حُسن و عشق سے مبرّا ہے۔ اس حوالے سے سلیم شوالوی لکھتے ہیں:

> "اُن (محمد آصف مرزا) کا اندازِ بیان جس سے شعر کی پرکھ ہوتی ہے دل کو چھو لیتا ہے اور اس میں وسیع تنوع ہے۔ حسن و عشق کے روایتی مضامین بہت کم ہیں اور جہاں ہیں انھیں اپنی مشرقی روایات کے لبادے میں ملبوس کیا گیا ہے"۔(5)

محمد آصف مرزا کے ہاں جدت اور روایت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ اُن کی غزل میں افکار کی گہرائی ہے۔ اُن کی غزلیں موجودہ دور کے حالات اور زندگی کی نمائندگی کرتی ہیں:

نرغۂ شورش حالات میں رکھی گئی ہے
زندگی عرصۂ آفات میں رکھی گئی ہے (6)

ہم اگر عشق کے دستور میں کامل ہو جائیں
عین ممکن ہے تری ذات میں شامل ہو جائیں (7)

یوں خوار و خستہ تن و جاں بلب، کبھی نہیں تھا
جو مجھ پہ ٹوٹا ہے ایسا غضب، کبھی نہیں تھا (8)

ہم نے انجام کو آغاز سفر پر رکھا
گھر سے نکلے ہیں تو اسباب کو گھر پر رکھا (9)

محمد آصف مرزا کے ہاں زندگی متحرک اور اسلامی اقدار و فکر کی آئینہ دار ہے۔ وہ غزل میں شریعت اور تصوف کے ساتھ ساتھ انسانی حسنِ سلوک، بے لوث رشتے، محبت میں ایثار، مثبت دنیاداری اور قدرتی منظر کشی کے موضوعات کو غزل کی رُوح اور جان بنا دیتے ہیں۔ اُن کی غزل اپنا سید ھا رشتہ آج کے انسان سے جوڑتی ہے۔ اُن کی غزل میں انسانی ہمدردی عروج پر ہے اور ایک خاص کیفیت ہے جو دل پر اثر کرتی ہے۔ ان کے لہجے میں ایک مردانہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11

خودداری ہے۔ ان کی ہاں آج کی سیاسی، سماجی اور معاشرتی ناہمواریوں پر دردو الم کا بیان بھی موجود ہے۔ محمد آصف مرزا کی شعری حسیات بھی بے مثال ہیں جن کے بارے میں ڈاکٹر حسنین ساحر اپنی کتاب "عکسامین" میں لکھتے ہیں:

"بنی نوع انسان کی آفرینش سے ہی حالات نامساعد رہے ہیں۔ گویا اس میں ایک ہمہ گیری کا پہلو کار فرما ہے۔ اس پر آشوب سنسار میں انسان نے ہر شعری عہد میں شدید نوعیت کے احساس اجنبیت کو محسوس کیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ انسان ہر دور میں شدید قسم کے احساس تنہائی سے دوچار رہا ہے، اسی فکر کی پرچھائیاں محمد آصف مرزا کے افکار میں بھی مشاہدہ کی جاسکتی ہیں اور ایک مستقل نوع کے ہم سفر کی انتہائی شدت سے ضرورت محسوس ہوتی ہے:

ساتھ میرے بظاہر چل رہا ہے
مگر وہ ہمسفر میرا نہیں ہے
میں آگے جا بھی چکا ہوں، جہاں کو کیا معلوم
مکاں میں کون مکیں تھا، مکاں کو کیا معلوم
اگر چہ چھایا ہے باہر غضب کا سناٹا
کسی نے شور ہے اندر میرے مچایا ہوا

اُن کے مصرعوں کے فکری ربط وضبط میں ایک کرشمہ کاری کا اعجاز نظر آتا ہے۔ اُن کے تخیلات نجی، عامیانہ اور روایتی نوعیت کے نہیں ہیں۔ اُن کے سوچنے کا رنگ ڈھنگ جداگانہ اور منفرد ہے۔ ان کے اشعار ندرت آمیزی کا مظہر ہیں"۔(10)

محمد آصف مرزا کے ہاں زندگی کا حسن جمالیاتی اقدار واحساسات سے مزین ہے۔ انسانی زندگی میں یہ جذبے ہستی ناپائیدار کو تنگ وتاز سے مرصع رکھتے ہیں۔ انسانی تخیلات ہمیشہ سے اعتبارِ ذوق ہوا کرتے ہیں۔ انہی کی وجہ سے زندگی میں حسن وتازگی ہے۔ یہ جذبے کئی طرح کے ہوتے ہیں جن میں معرفت کو تصوف کی دلیل گردانا جاتا ہے۔ اس کی کئی مثالیں محمد آصف مرزا کے ہاں موجود ہیں:

گریہ شب میں ملی جن کو ملی دولتِ درد
روشنی پردۂ ظلمات میں رکھی گئی ہے (11)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11
ماخذ تحقیقی مجلہ

میں جس گھڑی کہ ہوا خود پر آشکار میاں
دکھائی دینے لگا ہے آر پار میاں (12)

یار کو ہم منا کے دیکھتے ہیں
خاک اپنی اُڑا کے دیکھتے ہیں (13)

جب انسان اپنے ماحول میں محبتیں اور مروّتیں بانٹتا ہے تو معاشرے میں اخلاق وخلوص کی فضا قائم ہوتی ہے۔ دنیا خوب صورت نظر آتی ہے۔ زندگی میں جہاں مصائب ومشکلات بھی حائل رہتے ہیں اور اپنوں کی ہجرتوں کا کرب بھی سہنا پڑتا ہے تو انسان اپنے آپ کو بعض اوقات تنہا محسوس کرتا ہے۔ محمد آصف مرزا کی شاعری میں یہ عوامل نظر آتے ہیں۔ محمد آصف مرزا تخیل کی کامل آزادی کے قائل ہیں اور وہ کوئی منفرد یا مثالی انداز اپنانے کی بجائے تمثیل کی طرح متنوع انداز اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ایک ہی مخصوص ڈگر کو نہیں اپناتے بلکہ وہ الٰہیات، معاملات وواردات ہر قسم کے عنوانات پر قلم اٹھاتے ہیں۔ وہ تمام ترکیف وسرور کے باوجود خارجی اور داخلی تضادات کا شکار ہیں وہ ماضی کے کرب اور استحصال کو بھی محسوس کرتے ہیں:

وہی ہوں میں، وہی گردِ سفر ہے بارِ دگر
وہی ہے سر، وہی سودائے سر ہے بارِ دگر (14)

قیامت کی گھڑی آ بھی چکی ہے
بپا ہے حشر اور جاگا نہیں میں (15)

دماغوں میں ہمارے، فکر ہے آئندگاں کی
مگر دل میں، ملالِ رفتگاں رکھا گیا ہے (16)

محمد آصف مرزا کی غزل میں ایک انوکھی تاثیر ہے۔ اس میں رَس بھی ہے اور نمک بھی۔ یہ رَس کچھ تو اُن کی دردمند فطرت کا فیضان ہے اور کچھ تجربے کی سچائی کا عطیہ ہے۔ اُن کی غزل میں بھرپور سچائی کا احساس ہوتا ہے۔ اُن کے ہاں غزل برائے غزل کا احساس ناقابلِ مشاہدہ ہے۔ ان کی غزلیں جذبے کی صداقت اور تجرباتِ محبت کی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11
ماخذ تحقیقی مجلہ

واقعیت میں حصہ ڈال رہی ہیں۔ غزل اُردو شاعری کے ماتھے کا جھومر ہے اور آج بھی شاعرانہ صلاحیتوں کا بہترین اظہار غزل ہی کے پیرائے میں ہے۔ محمد آصف مرزا غزل کے فکری وفنی لوازمات سے اچھی طرح واقف ہیں اور انھیں یہ بھی احساس ہے کہ یہ ذریعہ اظہارِ خیال کی بے ربطی کا آئینہ دار نہیں بلکہ ایک مربوط نظام فکر کا عکاس ہے، نہ کہ محض منتشر خیالات کا۔ غزل ذات کے داخلی وخارجی کیفیات کا اظہار ہے جو سماج سے اس پر مرتعش ہوتے ہیں اس لیے زندگی کی سچائی کو شاعری میں روح کا درجہ بھی حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محمد آصف مرزا کی غزل زندگی اور اس کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ انھوں نے دیگر شعرا کی طرح غمِ دوراں اور غمِ جاناں کے پہلوؤں کو زندگی کے الگ خانوں میں تقسیم کرنے کی بجائے ایک دوسرے میں ضم کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک دونوں غم لازم ہیں، کسی ایک کو بھی ترک کرنا ممکن نہیں۔ وہ زندگی کے توازن کو قائم رکھتے ہیں اور غم اور خوشی کو زندگی کے لیے لازم سمجھتے ہیں جو انسان کو ہمت وحوصلہ دیتی ہے اور عزم فراہم کرتی ہے:

بہت آباد منظر ہے، جنوں کی سر زمین کا
یہاں پر سب کو سرگرم فعال رکھا گیا ہے
سواری درد کی، اُتری ہے دل کی خلوتوں میں
جہاں کی چیز تھی، اُس کو وہاں رکھا گیا ہے (17)

مری پہنچ میں اگرچہ مہ و ستارہ نہیں
میں وہ دیا ہوں کہ جو تیرگی سے ہارا نہیں
ہنر ملا ہے یہ اک عمر کی ریاضت سے
کہ تیرا غم مرے چہرے سے آشکارا نہیں (18)

محمد آصف مرزا کے لہجے میں بڑی نرمی اور نغمگی پائی جاتی ہے۔ خطابت بھی ہے مگر نعرہ بازی نہیں۔ اشعار سادہ ہیں لیکن ہموار وسپاٹ نہیں۔ ان میں سادگی وپرکاری کا ایسا امتزاج پایا جاتا ہے جس کی بنیاد غنائیت پر ہے۔ ان کی غزلوں میں دل کو چھو لینے والا انداز ہے۔ محمد آصف مرزا کے اشعار میں ندرتِ خیال کی بلندی اور فکر کی وسعت وگہرائی واضح ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ غزل محدود فضا میں سانس لیتی ہے۔ محمد آصف مرزا نے اس خیال کو غلط ثابت کیا ہے۔ ان کی غزل آج کے دور کی سماجی، معاشرتی، مذہبی، طبقاتی، اخلاقی اور سیاسی پہلوؤں کی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11

عکاسی کرتی ہے۔ ان کی غزل میں زندگی کی کسمپرسی، امن وامان کی غیر اطمینان بخش صوتِ حال اور اپنے گرد و پیش کے افسردہ حالات کو مشاہدات و روایت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ وہ تشبیہات سے کام لیتے ہیں اور خیال کو رنگین بنا کر پیش کرتے:

حلقۂ سازشِ اغیار نہیں ہونے کے
ہم کبھی رونقِ دربار نہیں ہونے کے
آرزؤں سے گراں بار نہیں ہوتے جو
سحر دنیا میں گرفتار نہیں ہونے کے
عکسِ نمرود ہے تُو، اور نہیں ہم پسرِ خلیل
تیرے ہاتھوں سے تو مسمار نہیں ہونے کے (19)

محمد آصف مرزا ادب برائے ادب کی بجائے ادب برائے زندگی کے قائل ہیں۔ ان کی شاعری میں زندگی کے حقائق اور تغزل کا احسن امتزاج پایا جاتا ہے۔ ان کی شاعری پر فکری و موضوعی سیاق میں روشنی ڈالتے ہوئے جمیل یوسف لکھتے ہیں:

"مجھے محمد آصف مرزا کے مطالعے سے یہ محسوس ہوا ہے کہ اُن کا اصل موضوع انسان کی زندگی ہے، اس کائنات میں انسان کا مقدر اور اس کی تقدیر، انسان کا کائنات اور خالقِ کائنات سے تعلق اور اس تناظر میں پیدا ہونے والے سوالات، زندگی کی فناپذیری اور اس فناپذیری کے سامنے انسان کی بے چارگی، دکھ اور درد میں سسکتی ہوئی انسانی زندگی"۔(20)

محمد آصف مرزا کا نام ادبی دنیا میں کسی تعارف کا محتاج نہیں وہ ایک عرصے سے غزل میں اپنے تخلیقی جوہر انتہائی کامیابی سے دکھا رہے ہیں۔ ان کی شاعری کے متعلق تصور اقبال لکھتے ہیں:

"ہم یہ نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے کہ محمد آصف مرزا غزل کے شاعر ہیں یا نظم ان کی محبوب صنفِ سخن ہے۔ میرے ذاتی خیال میں دونوں اصناف nick and nick ہیں، لیکن جو اچھی بات اُن کی ذات میں دیکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی ذہانت، ریاضت اور محنتِ شاقہ سے فنِ شعر گوئی میں نہ صرف اپنی پہچان بنائی بلکہ انفرادیت بھی قائم کی ہے۔ انسانی جذبات و احساسات، معاشرتی و سماجی اقدار، حسن و عشق کی داستان اور غمِ زمانہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11

کو اشعار کے سانچے میں ڈھالنے کا فن انھیں خوب آتا ہے۔ ان کے کلام میں روانی، اسلوب میں حسن ور عنائی، غور و فکر میں گہرائی اور خیالات و تصورات میں گیرائی بدرجہ اتم موجود ہے۔ آصف مرزا کے اشعار میں اندازِ بیان کی تازگی، روایت اور جدت پسندی کا حسین امتزاج موصوف کے فنِ شاعری پر قادر ہونے کا بین ثبوت ہے"۔(21)

محمد آصف مرزا اپنا مدعا قارئین تک پہنچانے کے لیے ایک منفرد انداز اپناتے ہیں اور انھیں بات کرنے کا سلیقہ بھی خوب آتا ہے۔ وہ ایک دائرے میں مقید ہو کر شاعری نہیں کرتے بلکہ اپنے تجربات اور مشاہدات سے اخذ کردہ احساسات کو شعر کا روپ دیتے ہیں۔ محمد آصف مرزا کی غزل گوئی کے حوالے سے تصور اقبال مزید لکھتے ہیں:

"یوں تو کسی بھی فن میں کمال حاصل کرنے کے لیے شعور و آگہی اور دانش مندی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ لیکن فن شعر گوئی کے لیے بطور خاص اپنی سوچ کا مرکز و محور تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ محض لفظوں کی ہیر پھیر کلام کو اثر انگیز اور دل پذیر نہیں بناتی، اس کے لیے عصری آگہی کا ہونا شرطِ اوّل ہے۔ آصف مرزا نے اس حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بالکل نئے اور منفرد پیرائے میں اپنے دل کی بات قارئین تک پہنچانے کی کامیاب سعی کی ہے۔ ان کی شاعری میں رسمی اور سطحی رنگ کے بجائے چمک دمک اور رعنائی کا عنصر غالب ہے۔ رجائیت اور انفرادیت کی بات ہو تو اُن کے درج ذیل اشعار کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔کسی قدر بوجھ ہے جو سر پر اٹھا رکھا ہے ورنہ دنیا تو میرے ہاتھ میں رکھی گئی ہے"۔(22)

جب شاعر کو اپنی ذات اور کائنات کے درمیان رشتے کا ادراک ہونے لگتا ہے تو اس کی شعری سوجھ بوجھ اور بصیرت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ فکر اور تخلیقی عمل میں رشتہ قائم رکھنا بہت مشکل کام ہے۔ اس کام میں بڑے بڑے لوگ ہمت و حوصلہ ہار دیتے ہیں مگر محمد آصف مرزا بڑی ہمت و جرأت کے ساتھ افکار کو اپنے شعری قالب میں ڈھال لیتے ہیں۔ ان کی شاعری میں اندازِ اظہار و بیان کی دلکشی، ندرت و شگفتگی اور جدت ایک اچھوتے انداز میں سامنے آتی ہے۔ محمد آصف مرزا روایت کا دامن بھی نہیں چھوڑتے اور جدید رنگ کو بھی دلکش انداز برتنے کا سلیقہ جانتے ہیں۔ جدید اور قدیم کا امتزاج ان کے گہرے مشاہدے کا عکاس بن جاتا ہے جو انھیں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11

ماخذ تحقیقی مجلہ

منفرد روپ اور زاویے عطا کرتا ہے۔ اُن کے کلام سے نئی نئی جہات اور ہمہ گیر تہیں کھلتی ہوئی سامنے آتی ہیں۔ اس ضمن میں ان کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

اب چراغوں کو پسِ در بھی نہیں اذنِ ضیاء
دندناتی ہوئی ہر سمت ہوا پھرتی ہے (23)

کھا گیا حفظِ مراتب سے تہی شہر کا غم
جو ہیں کم تر سو بھرے، اور ہیں بہتر خالی (24)

محمد آصف مرزا کی شاعری کا مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ وہ فن شاعری پر مکمل عبور اور اظہار زبان و بیان پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔ خیالات و جذبات کے منفرد اور دلکش اسلوب کے ساتھ ساتھ وہ معاشرے کی بدلتی ہوئی اقدار اور متغیر حالات پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔ وہ سماجی و عمرانی روایات کی ترقی و تنزلی اور اپنے اردگرد بکھری ہوئی کائنات و حیات کا بغو مشاہدہ کرتے ہیں۔ محمد آصف مرزا کے کلام میں ایک ایسا حسنِ اظہار ہے جو انھیں اپنے معاصرین میں نمایاں اور ممتاز مقام دلاتا ہے۔ ان کے موضوع اور اسلوب کی مناسب ہم آہنگی و موزونیت کامیاب اور مؤثر ابلاغ کی ضامن ہے۔ ان کے کلام کی اثرانگیزی اور ساحرانہ قوت سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ حقائق و مشاہدات کے بیان پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔

<<>>

حوالہ جات:

1. شان الحق حقی، بحوالہ "نابغۂ لسان و ادب محمد شان الحق حقی دہلوی" از ڈاکٹر عرفان شاہ، انجمن ترقی اُردو، کراچی، 2021ء، ص:13
2. مرزا، محمد آصف، ستارہ ہے خاک پر، رومیل ہاؤس آف پبلی کیشنز، راولپنڈی، 2015ء، ص:19
3. مرزا، محمد آصف، صدا پانی کی، آواز پبلی کیشنز، راولپنڈی، 2024ء، ص:36
4. خلیل الرّحمن اعظمی، مضامینِ نَو، قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان، نئی دہلی، 2008، ص:68،67
5. سلیم شوالوی، "ستارہ ہے خاک پر: محمد آصف مرزا کے مجموعہ کلام پر ایک نظر" (مضمون)، مشمولہ "دستک مری"، جنوری تا اپریل 2017ء، ص:84
6. مرزا، محمد آصف، ستارہ ہے خاک پر، ص:23

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-11

7. مرزا، محمد آصف، صدا پانی کی، ص:37
8. مرزا، محمد آصف، ستارہ ہے خاک پر، ص:33
9. ایضاً، ص:36
10. حسنین ساحر، ڈاکٹر، عکسامین، بزم تخلیق و تحقیق پاکستان، اسلام آباد، 2023ء، ص:34
11. مرزا، محمد آصف، ستارہ ہے خاک پر، ص:23
12. ایضاً، ص:۷۷۔
13. مرزا، محمد آصف، صدا پانی کی، ص:52
14. ایضاً، ص:50
15. ایضاً، ص:20
16. مرزا، محمد آصف، ستارہ ہے خاک پر، ص:137
17. ایضاً
18. ایضاً، ص:139
19. ایضاً، ص:133
20. جمیل یوسف، "ستارہ ہے خاک پر: محمد آصف مرزا کا مجموعہ کلام" (مضمون) مشمولہ ماہنامہ "الحمرا"، لاہور، اپریل 2016ء، ص:13
21. تصور اقبال، "آصف مرزا روشنی کا استعارہ" (مضمون)، مشمولہ ماہنامہ "سفید چھڑی"، سلور جوبلی نمبر، اگست تا ستمبر 2016ء، ص:28
22. ایضاً
23. مرزا، محمد آصف، ستارہ ہے خاک پر، ص:44
24. مرزا، محمد آصف، صدا پانی کی، ص:29